REGISTERD NO. A. 785



M. H. Khan Anvari ... Lucknow

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو بھیجے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چہ مہینے کے لئے مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بخیر فالسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور کیتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا فضول ہے۔

(۵) طالبان سنت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اسطرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچے روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ گم ہو جاتا ہے لیکن یہ شاہد ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دولتخانہ پہ نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات لطف اٹھائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مصلحت کی پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تعریض ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۳ نمبر ۴۳

مضامین

۱۴ نومبر ۱۹۱۶ء

افسانۂ قمرالزماں و حلیمہ

حسن بیان کا نمونہ ایک افسانہ کی صورت میں شائع ہوا ... صاحب کی زبانی ... کچھ قصے ... ترجمہ نہیں ہوسکے ... نفس کا ترجمہ کیا جائے ... ہمارے کرم دوست سید جالب صاحب دہلوی ... یہ ... افسانہ شروع ہوا ہے ... کی ذات ... ختم ... وہ فارسی اگرچہ ... نظر ... دو دن کی ... اس سے ... حیا کی ... وہ اس کی آنکھوں میں خاک ڈال کے محبوب کے ساتھ ... قمرالزماں ... نظیر ہو نہیں ... افسانہ ... ترجمہ ... نہیں ... ترجمہ فرمایا ... کتاب کی صورت میں چھپوائیں ... احساس ہے کہ ... قصص ... ضرورت کی ... زینت ... کی ... کی صورت میں ... کرنے ... ایک ... کے بارے میں ... مستقل ... نقل ... کی نقل ... شاہ میاں قمرالزماں ... عمل ... [illegible]

چونکہ ... ہوئی ہے۔

افسانہ کا نام بھی ... افسانہ ... کچھ ... ایڈیٹر صاحب سے تعبیر فرمائیے آپ کو اختیار ہے۔

ایڈیٹر

شہر ... بادشاہ ... شہزادہ ... گزرنے ... لگے۔ ... عبدالرزاق نامی ایک سوداگر ... اور ... دولت کی ... اپنا ... ایک ... حکایت کی تھی ایک لڑکی جسکا نام ... اور ایک لڑکا جسکا نام قمرالزماں ... جوان ... خوبصورت ... ماں باپ نے نظر ... کے خوف سے ... میں ... پرورش کیا۔ ... ماں باپ ... اور ... صورت دیکھی۔ ... تعلیم ہوتی رہی۔ ایک روز ... عبدالرزاق نے ... کہا ... میری اولاد کو کوئی ... تم ... دیکھ ... ابھی ... کیا ... زندگی کا بھروسا نہیں ... کیونکہ ... کی ... قمرالزماں ... کا ... عبدالرزاق کسی لڑکے کا باپ ... بھی ... کی ... [illegible]

... حسن و جمال کی شہرت ... قمرالزماں ... ایک ... میاں عبدالرزاق ... لگے۔ ... حسن ... کو ... بی بی ... میں ... ہیں ... جاں ... اور ... کا ... ہیں ... میاں ... ساتھ ... نہ ... کیا ... ماشق ... کی ... کوئی ... اٹھا ... ہے

خلقت الجمال ... وجعلت ... جمیل ... الجمال ...

حسن و جمال ... پیدا کرنے کے ... اور جمال ... ہے

دست ... کے لیے

حسن لیزفرش الفضال مقدمہ

(... ۱۹۱۶ء)

[illegible]

چندے کہ کیونکر مشق سے بچ سکتے ہیں۔ (۹) میاں عبدالرزاق کا یہ عالم جیسے کوئی جنہیں اب بھی روح نکلے گی اور شہرہ اسکا پیچھا کریں۔ ایک ایک کی رات کوئی لے کے بیچارے بڑھتے۔ عاشقوں کی بھیڑ لگائی کہ [illegible] بیٹھتی اور پھر کیا ہو جاتی۔ یہ کانپنے لگے۔ کہتے مگر کون ساعت کہ جب کسی نے ہاتھ جو اُس نے چوٹیوں کی خاک آنکھوں سے لگائی۔ کوئی پردہ آفتاب غروب ہے نکلا یا ست آئی۔ آوازے تو از سے نکلے تھے میاں

عبدالرزاق گھبرانے ہوئے بی بی کو بددعا دینے لگے۔ خدا غارت کرے تیری ماں کو نیا طرح سمجھا مگر اسکی سمجھ میں خاک نہ آیا۔ اب دیکھ بے حیاؤں نے عافیت تنگ کر دی ہے۔ [illegible] کیونکر ان کمبختوں کی [illegible] سے بچے۔ بہاؤں [illegible] عورتوں میں شرم عورتوں کو پاک اے گروہ [illegible] پھر پاک جیوں [illegible] نکلا [illegible] غلاموں نے دروازہ کھولا [illegible] بچھایا مسند آراستہ کی۔ تو [illegible] بٹھایا۔ مگر چاند کے گرد [illegible] دھونا تھا۔ بیٹھا۔ بازاریوں کا [illegible] ہیں اب بھی [illegible] شیں یہاں [illegible] مارے زمین میں گڑے جاتے تھے

خاک ہی اپنی اٹھے گی اس مکاں سے اڑ کے
ہم جہاں بیٹھیں نقش پا بیٹھے وہاں سے اٹھ کے

بازاریوں نے تبان بھی کھولی کہ کسی نے کہا ہے

ریش سفید شیخ میں ہے ظلمت [illegible]
اس کو چاندنی [illegible]

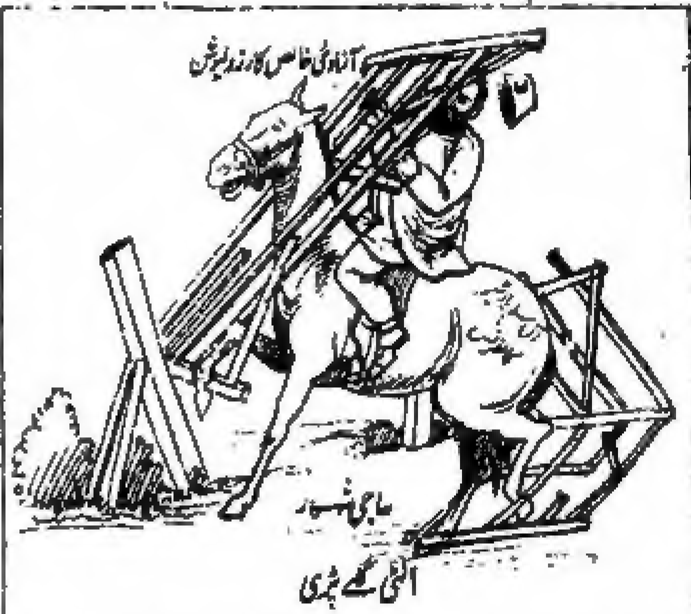
کوئی برا ہے

باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی
کالا کریگے منہ بھی جو داڑھی سپید کی

سائیں داتا بازاری عاشق تھا اس کان سنتے اس کان اڑاتے تھے۔ انھیں ڈھونڈنے سے کام تھا سوداگر لوگ کے گھر تک پہنچا! اللہ غلاموں کو دکھا

آپ کی زندگی کا سامان [illegible] سو جینا [illegible] اصل میں کہاں [illegible] پہچان جاتے ہو آپ [illegible] ہے اور میرا ہاتھ حضور [illegible] جب ہی کتنا [illegible] بڑھایا تھا دکھ بے جان کے پاس [illegible] دستر خوان بچھایا۔ میاں [illegible] سالانہ تھے انہیں [illegible] کہا [illegible] تماشا دیکھیں [illegible] گھبرا نہیں [illegible]

سب کھانے سے فراغت ہوئی تو عبدالرزاق [illegible] پھر ڈنکے کے [illegible] میں جا بیٹھا۔ مگر [illegible] درویش [illegible] رہا۔ [illegible] پیچھے کی جانب دیکھ لیا [illegible] کی سمجھ گردانی کر لی [illegible] لیکن [illegible] کیپ [illegible] گردوں میں چڑھ کے [illegible] اور پھر نے سب [illegible] کی بھی بھولی۔ [illegible] لگے کہ صاحبزادے نیچے بیٹھو یہ کیا شوخی ہے میں تمہارے باپ کے برابر ہوں تمہیں شرم نہیں آتی۔ صاحبزادے کب کی مانتے تھے۔ [illegible] پروا تھی نہ نعوذ باللہ کا خوف



الٹی گئی پٹری

اسی اثنا میں ایک درویش مست جھومتا جاتا ایک ہاتھ سے [illegible] دوسرا ہاتھ اس داڑھی پھیرو [illegible] سے کسی بزرگ کی خدمت انجام دینا چاہتی تھی پھر [illegible] سلسلہ [illegible] معاف [illegible] اسی پانی سے سرسبز و شاداب، دیر تک [illegible] دیکھتا سا پھر آگے بڑھ کے مقابل [illegible] کی [illegible] کی تعظیم سالانہ کرتا ہے عبدالرزاق نے [illegible] السلام [illegible] سائیں پھیر اکرو۔ گر سائیں اپنی جگہ سے نہ ٹلے دکان کے چبوترے پر نشست کی طرح جم گئے ہے

بند کرنے کا حکم دیا۔ [illegible] کہا بیٹا [illegible] لوگ سمجھتے ہیں کہ میں نے حسن فروشی کی دکان کھولی ہے نہ کوئی پیر [illegible] یا قوت کا [illegible] جیسے دیکھیں [illegible] خون بہاتا ہے۔ خدا تیری ماں سے سمجھے [illegible] مخواہ [illegible] بنایا ہے

سائیں بدستور جمے رہے جب غلاموں نے کہا چلتا دھندا کیجیے اب شام ہوئی آفتاب غروب ہوا ہے تو اٹھے اور سایہ کی طرح سوداگر بچہ کے ساتھ ہو پر پھر بھی نہ چھوڑا۔ عبدالرزاق نے [illegible] کے کہا حضرت کیا ارادہ ہے۔ بولے آنا غریب خانہ مہمان ہو

اتنا فرق کیا کہ درویش [illegible] بچوں کی طرح [illegible] یوں بھی جان نہ بچی تو جا [illegible] مشغول [illegible] ہوا مگر کسی نماز [illegible] صاحبزادے [illegible] سے سو رہے میں [illegible] ہوکے اپنے [illegible] سے درویش کا وضو [illegible] کرتے رہے [illegible] دی۔ عبدالرزاق درویش کے [illegible] خوش ہوکے باہر نکلا اور [illegible] کہ حضرت معاف کیجیے میں نے [illegible] آپ پر [illegible] کیا تھا خدا کا شکر ہے کہ آپ کی جان بچ گئی [illegible] میں بھی [illegible] سے محفوظ رہا۔ پھر [illegible] کیا کہ اب [illegible] کے سوا [illegible] زیادہ [illegible] ہے

ایسا ہو کہ طبیعت ناساز ہو جائے۔ قمرالزماں گھر گئے تو قمر
میں وہ خالہ جان کے لیٹ رہے اور صاحبزادی بھی پہنچیں
سے مخاطب ہوا کہ حضرت آپ کیوں روتے ہیں مجھ سے
کچھ ارشاد ہو۔ جانے دیجیے۔ بچھا نا زخموں کا دیکھ۔
اصرار و انکار کے بعد سائیں نے اپنی واردات یوں
بیان کی کہ میں بھی ایک جہاں گرد فقیر ہوں۔ ایک سال
اُدھر کا ذکر ہے کہ پھرتے پھراتے حلب میں وہ پہنچ گئے
جیسے ہی روز وارد ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ علاوہ زیادہ
جوہری بازار کی [illegible] تمام
دکانیں بند ہیں [illegible] کوئی کھلی [illegible]
دکان پر کوئی شخص موجود نہیں [illegible]
عالم ہو [illegible]
آئی [illegible] حیرت [illegible] شہر کی بستی کو
سانپ سونگھ گیا [illegible] میں شفقت سے
[illegible] دکان [illegible]
اور [illegible] دکان سے [illegible] کا قفل [illegible]
[illegible]
[illegible]
کی آواز کان میں آئی سوال کے [illegible] گھر سے
مصارف کے خلاف [illegible]
سفر [illegible]
ویرانی کا [illegible] سوداگر صاحب [illegible]
خود ہی [illegible]

نظام صحافت کا نیا ستارہ

روزنامہ مستقل کانپور

ہندوستان کے [illegible]
[illegible] کے مشہور سیاسی رہنما
سید [illegible] حسرت موہانی
[illegible]
روزنامہ مستقل [illegible]
روزنامہ مستقل مسلمانوں کے حقوق [illegible]
روزنامہ مستقل [illegible]
[illegible]
چندہ سالانہ [illegible]

منیجر روزنامہ مستقل کانپور

دروازے [illegible] ایک خوبصورت
[illegible]
[illegible]
کسی [illegible]
[illegible]
کیا کہوں وہ کیا چیز تھی۔ سوداگر صاحب [illegible]
[illegible]
ایک مقام پر [illegible]
[illegible]
بے چلمن [illegible] نقاب
[illegible]
صورت [illegible] دکان کی طرف
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]

قرآنی تحریک

[illegible]

[illegible]

(منہ قابل توجہ)

[illegible]

[illegible]

کہانی سنی تو آپ جانتے ہیں عشق ایک بے اصول بدمعاش ہے
دیدار پر دولت نہیں لگتا یہی کمائی ہے۔ بیداری جو نظر
نہیں خواب ہی دیکھی گو برباد بیمار بنا ہے۔ اس لئے یک
اگر درکار ہے۔ قمرالزماں کو رات بھر اشتیاق میں نیند
آئی صبح ہوتے ہی دھن لگائی کہ سوداگروں کا دستور
ہے مال تجارت لے کے شہر بہ شہر گھومتے ہیں
میں بھی سوداگر کا بھیس بدلوں۔ باپ کو سمجھایا کہ جن مال
[illegible] بہاں کی چلا میں جو کمیں
جو گھر میں بیٹھے [illegible] بہت ستا تھا۔
ماں نے کہا صاحب جانے کیوں نہیں دیتے بیٹا سچ کہتا ہے
کہیں جلیاں بہن کے گھر میں بیٹھے۔ اس میاں تجارت کا کام
ہے گئے سوداگر [illegible] نصیب اللہ کے
[illegible]
[illegible] اپنے پاس سے [illegible]
دیتی ہوں سوداگری کا مال خریدو اور سوداگروں [illegible]
[illegible]
[illegible] قمرالزماں [illegible]
[illegible]
[illegible] قمرالزماں نے ایک تھیلی میں [illegible]
[illegible]
ہر وقت اپنے پاس ہی رکھنا کہیں جانا [illegible]
معاملے [illegible] انسان پر نازل ہوتی ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہر ایک ایک نگینہ ہزار اشرفی کی قیمت رکھتا ہے۔ لے
جا جس طرح [illegible] اسی طرح [illegible]
خدا کو سونپا۔ قمرالزماں نے ماں کی نصیحت کی طرح [illegible]
[illegible]
[illegible]
نے آگے مال تجارت کے ساتھ سوداگروں کی [illegible]
قمرالزماں [illegible] میں مل گیا۔ آنکھیں بند
[illegible] صبح ہوئی [illegible]
[illegible] سوداگر چلے تھے [illegible]
[illegible] کی سرائے میں [illegible]
[illegible]

کے دن شہر پناہ کے دروازے پر پہنچے۔ جیسے ہی شہر
میں قدم رکھا فقیر کے قول کی تصدیق ہوگئی۔ ہو کا عالم
تھا۔ گویا قبرستان میں گئے۔ چاروں طرف [illegible] دیکھ کے
[illegible] کی دکان پر پہنچے [illegible] سے کہ پیچھے
پھر لوٹتے ہیں [illegible] عجیب کی
آواز آئی [illegible] ہوئے میں
پہنچے کے جان بچائی عجیب عورتوں کا غول ادھر
[illegible]
[illegible] پڑتے ہی ستارہ گردش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خوبصورت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ضروری سامان خرید [illegible]
[illegible] آدمی کی صورت [illegible]
شہر کی سیر کرنے نکلے۔ پھرتے پھراتے ایک [illegible]
پر دم لیا۔ حسن کا اعجاز دیکھیے کہ پیر فرد سال نے شباب
[illegible]
کرم کیجیے۔ سر کے بال بڑھ گئے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
پر قمرالزماں [illegible]
اس شہر کی [illegible]
[illegible]
میں یہاں تازہ وارد مسافر ہوں [illegible]
دیکھا۔ آخر [illegible] عورت کون ہے [illegible]
بازاروں کی سیر کرتی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] قمرالزماں [illegible]
[illegible]
[illegible] قمرالزماں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحبزادے [illegible]
[illegible]
عیاشی اور بدمعاشی کا رواج عام ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر
[illegible]
[illegible]
[illegible] بادشاہ نے شہر کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی خدمت میں پیش کیا بادشاہ خوش ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



کشتی اور طوفان

ااااا۔ اوہ اوہ اوہ۔ گو گو گو گو۔ بھک بھک بھک بھک۔

مسٹر پنچ: ابھی یک سکم صاحب تم ہوا اپنے موافق پا رہے ہو۔ مگر سنو تو یہ طوفانی آوازیں؟

معلم: اوہ یہ ہندوستانیوں کی چیخ پکار اور نالہ وزاری ہے اس کی ہوا کشتی کے واسطے مضر نہیں۔

اب تم بتاؤ کہ تمہیں خیالی حال لکھنے کا شوق تھا یا نہیں بکواد اور سوال ہے اگر عشق ہو گیا ہے تو لاسی کو تو ڈرا دیا نہ سر جھکایا پیر زال نے قفس بنا لیکے گی پھر کر سے ہیں جاسکتا اور بات ہے میں خوب سمجھتی ہوں اسے تونے تو وہ صورت پائی ہے کہ جنت کی حور دیکھے تو دل نثار کرے وہ قحبہ کیا مال ہے گریباں ۔

مفلسی میں ہو اگر عشق تو ہیں دکھ ضرور
گر منصب والا ہو تو یہ سود اکرو ورنہ شکستہ عشق سے
نمرسد حاصد۔ تم او مال نے کیا خدا کی عنایت سے
نہ دو گر سیر با فرا طاموجود ہے۔ بڑی بی کی باتیں سن کر میں
دوسرے دن ملنے کی تاکید کرکے رخصت کیا۔ باقی
وا قعہ ۔

اودھ اخبار ... السلام

مشکل آرا بیگم بنام سابق والیہ بھوپال

بیگم میری شنوائی۔ مجھ سے تم کبھی کی صاحب سلامت نہیں۔ تمہارا تمہیں وہ جو دہ بانی بھوپال کی پرواہ نہیں کرتا مجھے تو جہات ذہین میں آجاتی ہے۔ آنکھوں دیکھی ہے ہم آج کل میں یہ دیکھ کے سب کو دھکتی ہوں کہ جس چیز کی عزت رکھنے کے لیے مسلمانوں نے جانیں گنوائیں چین نہ صوبیں اٹھائیں آج وہ ایسی سستی ہو کے آسان ہے کہ گھر بیٹھے ملتی ہے یہ ہیں راستہ میں گری پڑی ہوئی چیز کی طرح جس کے ہاتھ لگے وہ لے جائے۔ پہلے یہ دیکھی تو لطیفے رفتہ رفتہ آسان کی گئیں۔ حالانکہ چاہے سنی ہو یا شیعہ یہ چیز ہے دونوں کے نزدیک اچھی۔ تم سنگ کے شکیت لکھو میں پہیلیاں بجھاتی ہے صاف صاف کہہ کے تم حال معلوم ہو۔ اچھا تو سنو بیگم میرا مطلب خلافت سے ہے یہ مطلب ایسے بزرگوں کو لگے زمانہ میں دیکھے دلی میں برملا پڑھتے جاتے ہیں جن کی واسطہ دینے سے خدا کے غضب کو رحمت بدل دیتا ہے جن سے ہمیشہ خارجی رہا اور قرآن پاک میں استخلاف کا ہو بیان کہ پاک کو کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے بہر وہ رفتہ گیا اور یا جو کچھ سمجھی اعتقاد رہ وہی ہے کہ کوئی خلافت کی باس نہیں بھرتا ہوا گھر صاحبزادہ بیگم

انکی خلافت سے ہزار درجہ بہتر میری بادشاہی خلافت ہے خلیفہ بنت ہو مجھے زیادتی کرتی ہے یہ بات ہے مرد دو عورت کی برابری کا دعویٰ اکیلی عورت کو نہیں مردوں کی زبان پر بھی ہے۔ پھر آخر یہ نام کیوں نہ لگے ہاتھوں بیٹھے دیا میں ہاتھ دھو بیٹھیں۔ وہ کو مردوں کی جان ہے عورتوں کے نہیں ہے۔

آج زمانے میں دو ہی عورتیں ایسی ہیں جو خلیفہ ہو سکتی ہیں ایک میں ہوں کہ خدا نے اصل علم جاری کیا کہ میں کسی لائق ہوں جو اپنے تصرف میں نہیں رکھی ایک تم ہو کہ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا عربی فارسی انگریزی میں فاضل ہو حکومت کی رگ رگ سے واقف ہو بڑے بڑے انگریزوں سے ہاتھ ملا چکی ہو جہاں تک زمین بھی دنیا نہیں جاتی ہے اخباروں میں ذکر چھپ چکا ہے۔

اپنے بارے میں تو بندی ڈھول پیٹ کیا سوچ کر دیکھ کہ میں پردہ نشین ہوں دوسرے یہ کہ شہروں کا زخم موجود ہے اسکی نگہداری کروں یا خلافت کو دست عطا سنبھالوں تیسرے یہ کہ انگریزی نہیں جانتی اور شکستہ ہوں کہ آج کل کی خلافت ہے انگریزی پڑھے انگریزی طور طریقے اختیار کیے نہ جاؤ اور حرم بھی جاؤ چوتھے یہ کہ صورت بھی شکل میں موجود ہے جو بیرے سے ہم میں میں بیگم کا لقب ہے جاہے میں نماز بھی پڑھوں پھر میاں کی وہی شکل ہے سے بڑھے حضور کی جب گئے کا ڈھول۔ اگر وہ انکار کر سے تو وہ بندہ خدا کے ہاں جائز کلام ہمارے بیٹھے ہیں۔ پانچویں یہ کہ کوئی کم ہوا اخبار والوں کو منہ بھرائی دوں تو تیسرے دن لا کے گرتے گئیں۔ دونوں کو تم پیچھے جا کے پیچھے لگا دیتے دنیا میں خبر لگا لیتے ہو جلالت مآب حضور عالیہ سرکار عالیہ نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ خلد اللہ ملکہا و سلطنتہا کا لقب دیتے ہو جو شروط کی کی انہیں ایک دل سے ادا کرکے جیب سے جیسے خلافت کی شکل میری طرف بھر لیکے خلافت کی تمام شرطیں میری ذات میں اکٹھا کر لیتے ہو تو نصیب جو نیاں ہوگی ۔۔۔ نذر نیاز بہار یاں ہونگی جہاں کہیں جاؤں وہاں تو میں پیشتر سے میرے نام کا بہنچی جائے گی

استقبال اور خدمت کرنے کے واسطے رنگ برنگ کے سلے ... ہزاروں مسجدوں میں نماز جمعہ میں رو رو کر میری نامزدگی ہو وہ گے سے بھی قبلہ کی جانب میں لیس گے سر پر تاج خلافت ... کے خدا کی عبادت کے تا بلیں اور قربانیاں صاحب بجھنے لگیں گے۔ چنڈ اکبر زنجانہ کی خبروں سے ہم گھر میں بیٹھ کے جا سکیں گی اور بیچاروں سب سے بڑی خرابی ہے۔ ما ناکہ ب خلافت کے واسطے تخت اور اختیار کی ضرورت نہیں تخت نہ میرے پاس ہے نہ تمہارے پاس لیکن بیگم پھر تمہارا نام بہت بڑا ہے۔ باتھی ہاتھ لگے بھر بڑا ہو کہ گھٹے کا ہے۔ اطمینان رکھو صاحبزادہ موجود ہے وہ اپنے نسب میں خلیفہ زادگی کا لقب بڑھا دیں گے خود خوش ہو گا اور جلد ان کو سال گیا صرف کر دیا کون سی بڑی بات ہے اتنا تو ولایت کے سفر کے بر برے میں خرچ ہو جاتا ہے بعض جن بیس سال پہلے ایک دفعہ دلی کی لاؤ معذرت کی بات کبھی ہوتی ہے اسی طرح پہنچ بھی ثواب سے خالی نہیں دیکھو ایک ترکی نے ترکی اور استنبول سیاحت کرنے میں کتنا خرچ اور زور لگایا۔ اور میری بیگم خلافت کو نسبت کوئی لگاؤ نہیں رکھتی تمہارا ثابت ہوا کیا دشوار ہے۔ اچھا اور دو اچھی ہو لڑکی بڑے عالی صاحب موجود نہیں ہیں۔ خدا رکھے یہ یہی دنیا تک جتنی کتابیں پڑھیں انکی تدبیر کے ناخون نہیں سکتے ہیں جو تم نے سارا خاکہ کو تماشہ بنا رکھا ہے وہ فوراً اپنی خلافت بھجوا دیں گے۔

غرض بیگم اپنے خدا کو مان کے عورت ذات کی بہبود کا زور لگا کر خلیفہ بن جاؤ۔ ہر سے یہ کہ کسے تو کہنا کہ عورتوں میں کوئی خلیفہ نہیں ہوا۔ دیکھو عورتوں میں ایک ماں ایسی بھی ہوئی ہیں جس سے تمام مردوں کا شرف ہوگیا اور مرد بیٹے ہم فخر سے ہی کرتے تھے وہی اماں سے کمال بجا ہیں کہ انہیں علم اور روحانی منصب اعلیٰ ہوں دونوں بیٹے بخشنے کی سفیر ہیں ہے اب یہ فرمائیے کہ عورت خلیفہ نہیں ہو سکتی ہاتھی چھوڑ کر گدھا چڑھا لے کیا ہے کیا تم ابھی سرقہ ہے خلافت زبان حال گویا ہے ۔

غنچہ ورسید و ہر لب ہوس نظارہ باقیست
جیاں تم گزر کن کہ ہنوز چارہ باقیست

راقم ـــــ مشکل آرا بیگم

مستقل

ایک روزنامہ بنام ہالا کا نپور کی سرزمین سے ہمارے واصل القدم ہورہا ہے حضرت مولانا کی نگرانی میں شائع ہوتا ہے۔ واصل ایڈیٹر حضرت سے مستفیض ہوا اس نام حضرت کے ہمارے کرم کو بہت سعادت بچا دیا۔ علاوہ کون ہندوستانی ہے جو حضرت سے واقف نہیں۔ حضرت ہندوستانیوں کے خیر خواہ اور صاحب جماعت کی جان سے متصل ہیں ہے۔ جہاں اس کا اوز کی خاص ہے لیکن حضرت بھی کا لائق تھی کہ کا نپور کی سرزمین سے واقع جو علم آپ بھولتے ہیں جو جب تھا غضب خدا کا تماشا ہوا اور اعلی شعر متوسل مسلمانوں کی بستی اور ... جریدہ سے محروم۔

مستقل کی روش ہی یہ ہے کہ اول مسلم یا ہندو آیا جس یا جیسی ہی دیر گی کی نوعیت ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ حضرت اس سالگرہ ہدیہ کیوں کر اس آزادانہ تیرہ ... بیر گروہ کی دعوت میں پھنس گیا۔

بہر حال محل شکر ہے کہ حضرت کے ہوتے مستقل سے ہمیں کوئی خوف نہیں ہے۔ کہ اس ... نیزوں کے سامنے سے واضح ہوتا ہے مستقل پنجاب کے بعض حد سے سنجاوز جو اخبار کی ہی روش نہیں رکھتا۔ وہ نہ اگرچہ حضرت کی طبیعت کے منافی ہے مگر تی الجملہ اعتدال کے ساتھ۔ ہم اپنے محترم کا سامنا کرنے کی خواہش اور استقبال کرتے ہیں۔

مدت سے حضرت کی تحریر دیکھنے کو ہم کی پیاس تھی حضرت ہی کی کشش خدا کرے مستقل مستقل رہے سالانہ ... اور شفا ہی سات دہ روپیہ

المختصرات

سنا ہے کہ کراچی میں سائمن کمیشن نے زری پریس کے ... کا جلادت نامہ منسوخ کرو یا اور بہت سے دو لوگوں کو منتخب ... اچھا نہیں ... کا نکسٹ ... کے ... یہ بھی ... آپ نے ... بڑی چیز ایک جنس ... نہ آئے ... امنوں کیا آدمی کے مر کے گرد سے چوٹ کالی کالی رنگت ہندوستان میں جیسا کہ آنکھوں اور

تنگ پیشانی سے بھی جتا یا جاتا ہے کہ وہی چینک دیا گیا یہ کمبخت جو ایسا ہوتا کہ انکھوں میں غور کریں کہ بیک جب ہر سال جو ہر سال ... شمار توں کا وقت ایک مجرم نہیں سن ... العزیز ... علت بیان کرتے ہیں لیکن ... کا رو بار ... کا ... شیدا ... کلاں ... گاہوں سے حال ہوتے

کیا شوق بے خبر کرتی ہے دیوانہ آ گیا ہوں میں

پرانے فیشن کے لاگ جیسی پوشاک کی ان لادار یہ ... تھے تو یہاں کے بیم زہر صاحب لگے انہیں ... بنا نے تھے ... لے ... خاص ... بنائی ... کلاہ ... ایک گوسا ... اور علامت (فریب)

میں ... ہا یا اور کابلیوں نے بہت سے ... خلاف ... ان کی ... یا ... نہیں ... بیٹھ ... کی ... کوئی ... قانون ... ہیں ... صرف زر ... ہیں ... غرض ہے ... آنے سے ... کے ... ہیں ... مسافر ... ایک ... ہے ... ساحت ... کی بدولت ... کے سر پر ... نازل ہے۔ ... کی اور ... ان کی ... ہلاکت کے ... رہتا ہے۔

برابری کا دعوی غلط ہے جنس تعلیم ... کو ... کے دل پہ کوٹ حاصل ہے۔ پس ... جانے کیوں ... ہے ... عورت مورت نہیں ہوتی۔ وہاں ہر ... قسم کے ہوتے ہیں ... ہے ... حاصل ہے۔ ... مطالبہ کہ شادی کی عمر ... سال تک ... دیا جائے ... بھی ... کی ... ہے کہ ... کی قانونی تعداد ... بانٹ رکھے جائیں ... برابر ... ساوات نہیں ... جب ... کرنے ... کیا ہے ... ہو سکتا ہے ... اعتقاد ... کی تو ... نہیں ... کی ... کریں!

محترمہ ام الحسنین صاحبہ نے ایک کتاب ... کی ہے جو اس کتاب کی ... حالات ... گا ... خاتون اسلام ... اسلامی ... اس کتاب ... کے حالات ... داخل کرا سکتے ہیں۔ ... ہال میں ... سال کی تعلیم ... کے منافی ... کتاب ... حسین ... ملکی ... پیش ... نی جلد مل سکتی ہے لکھائی چھپائی کاغذ کے اعتبار سے ... ہے ... صفحہ کا حجم ہے۔

جو لوگ دعوی کرتے ہیں کہ ... تعلیم ... ڈگری حاصل کر کے ... غلطی پر ہیں۔ جب ... کی ... نے ... نہیں کروائے تھے ... کی زنانی ... کوئی ... ہے ... مر ... کوئی ... سے ... کوئی ... ہوتی ... علم ... قیاس ... لوگوں کے ... بھی ... یا ... کا ... کے لئے کسی خاص وضع کی پابندی نہیں ... کا ... بھی ... شفقت سے چھپا ہے لیکن ... اور عصمت بھی۔

لالہ ... یہ کوئی ... شخص ہے جس کے ... حیرت کا باعث ہے ... کی آزادی ... سمجھ ... بیہ ... تو ... ہے ... لوگوں نے ... بھی ... نہیں ... کے ... الفاظ ... معلوم ہوتے۔ ہم ہندوستان کو آزاد کر کے ... جسم ... ہر سال ... کرتے ہو اور ... کیسے ... نہیں ہوتا ... بیچ ... آپ جانتے ... باطل ... اور ... ہوا ہے ... اس وقت پر ... شکر ادا کریں۔

خبر طبیہ علاج!! خبر طبیہ علاج!! خبر طبیہ علاج!!!

سفید داغ کی مجلی دوا [illegible] دام پانچ روپیہ

مردمی کمانسی کی اکسیر دوا [illegible] دام پانچ روپیہ

سفید بال جڑسے کالا

اگر آپ کے [illegible] بال [illegible] تیل [illegible]

کالا سے گورا [illegible] دام پانچ روپیہ

خونی بواسیر [illegible]

بجلی کی گولی [illegible] دام پانچ روپیہ

طاقت کی دوا [illegible] دام پانچ روپیہ

پتہ کارخانہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال - [illegible] - دربھنگہ

بچوں کو موٹا تازہ تندرست اور طاقتور بنانے

اور ان کی ہر ایک بیماری [illegible]

[illegible]

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

[illegible]

سب جگہ بازاروں میں سوداگروں کے یہاں سے خرید و

[illegible]

چراغ صحت سال مفت لیجیے

[illegible]

المشتہر منیجر [illegible]

صرف سولہ ایام کے اندر نتیجہ باہر پڑے گا

[illegible]

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶-۲۷ء

[illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] کمپنی [illegible] کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible]

[illegible] کیسری [illegible]

بال سدھا [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب: بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

[illegible]

غذائے روحانی

معروف بہ [illegible]

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے بچ بچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہوں تو کتاب کے دور سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے [illegible] کتاب میں لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وہ ایک ستار یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مضامین کا سرمایہ بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا - فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا مرقع اس کتاب کو مرتب کیا ہے - حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ بازار مین موجود ہے - قیمت پانچ روپیہ -

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار -

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ